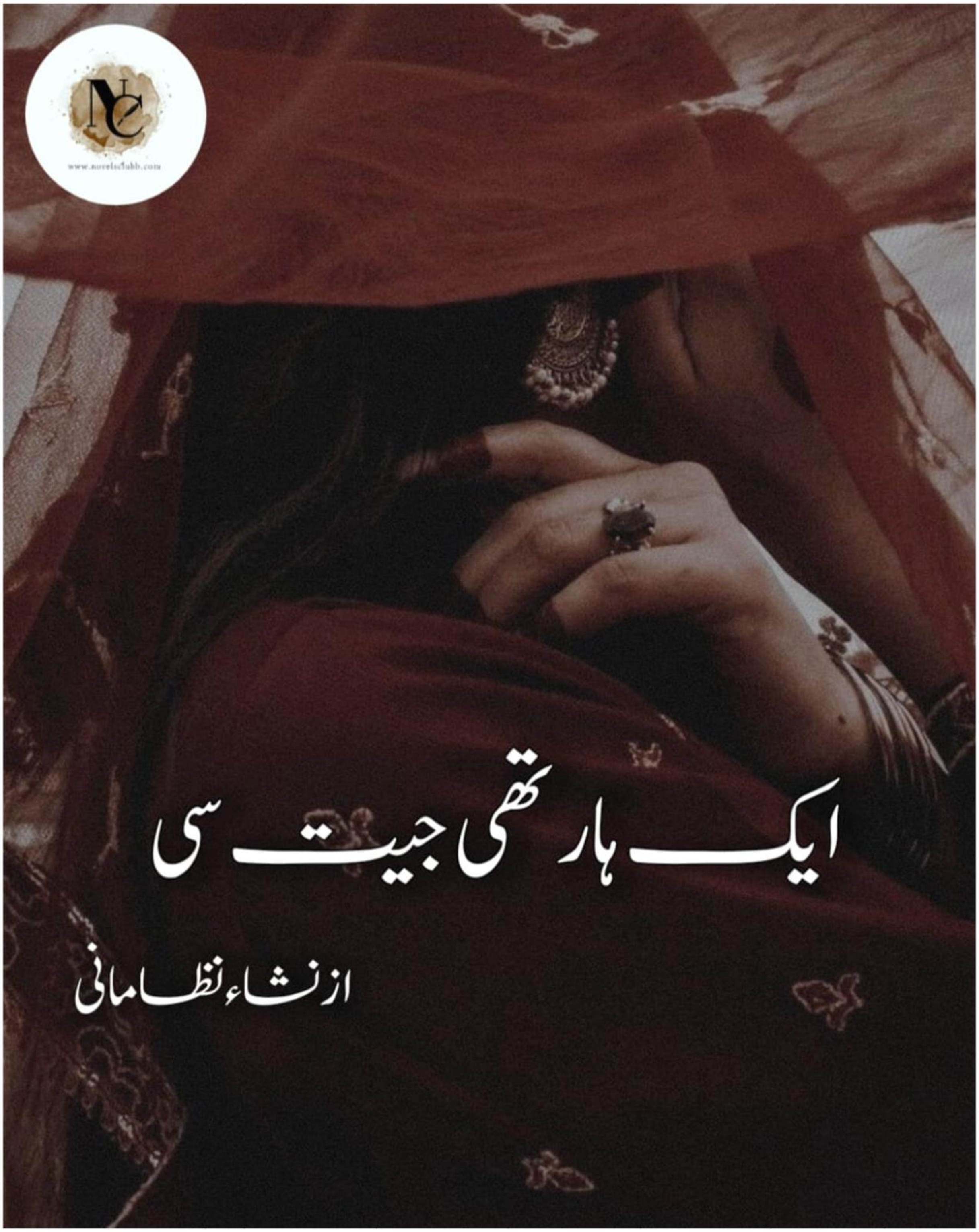
www.novelsclubb.com
ایک ہار تھی جیت سی
از نشاء نظامانی

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

اک ھار تھی جیت سی

از قلم نشاء نظامانی

قسط_1

www.novelsclubb.com

اک مدت سے تم نے پکارا نہیں مجھ کو

ایسے لگتا ہے میرا نام نہیں ہے کوئی،،،

وہ ہڑ بڑا کے نیند سے اٹھی تھی،اس وقت اس کا کمرہ اندھیرے میں ڈوبا ہوا نظر آتا تھا،اس کو سمجھنے میں وقت لگا تھا کہ وہ اس وقت کہاں ہے،

وہ جیسے ہی اٹھی تھی اس کو لگا تھا اسے اب سانس نہیں آپائے گی لیکن کیا سانسیں اتنی آسانی سے بند ہو سکتی ہیں؟؟؟

پھر اس نے گہری سانسیں لیں تھی گہری سانسیں لینے کے باوجود اس کو لگ رہا تھا اسے سانس لینے میں مسئلہ ہو رہا ہے_

اس نے سائیڈ ٹیبل پے ہاتھ مارا بمشکل پانی کا گلاس اس کے ہاتھ لگا تھا صد شکر وہ پانی سے بھرا ہوا تھا۔وہ ایک ہی گھونٹ میں پورا گلاس پی گئی تھی۔۔۔

اس کے چہرے پہ ایک خوف تھا شدید قسم کا خوف لیکن خوف کیوں تھا؟جب اس کے پاس کھونے کے لیئے کچھ بھی نہیں تھا وہ اپنا سب کچھ کھو چکی تھی؟؟

آہہہ میں کیا کروں میں کیسے اس ازیت سے نجات پاؤں کیسے "وہ تڑپ کہ رہ گئی تھی "

اس کی آنکھوں سے زار و قطار آنسوں بہہ رہے تھی آنسوں نیچے زمیں پے گر کہ جزب ہو

جاتے۔۔۔وہ اب سوئچ بورڈ کی طرف بڑھی تھی اس نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا تھا سائیڈ لیمپ آن کرنے کے لیئے اس کے ہاتھوں میں کپکپاہٹ واضح تھی،،

اندھیرے کے باعث وہ دیکھ نہیں سکتی تھی لیکن وہ محسوس ضرور کر سکتی تھی،،،

اس نے جیسے ہی لیمپ آن کیا کمرے میں موجود اندھیرا جیسے مر گیا تھا روشنی کی کرن واضح ہوئی تھی،،،"کاش میری زندگی سے بھی ایسے ہی اندھیرے ختم ہو جائیں اور روشنی بکھر جائے"لیکن وہ جانتی تھی اب ایسا ممکن نہیں،،،

پھر دھیرے دھیرے وہ سارے بٹنز پے ہاتھ رکھ کر دباتی گئی اور کمرہ روشن ہو گیا اس کا ڈر اب کسی حد تک کم ہو چکا تھا،،،"ایک زمانہ تھا جب اسے اندھیروں سے محبت تھی،،رات کو کمرے میں اندھیرا کر کے وہ ہالیوود کی ڈراؤنی فلمیں دیکھا کرتی تھی"

www.novelsclubb.com

اونہوں مت کریں اس وقت کالز جب آپ کو پتا بھی ہے کہ میں مووی دیکھ رہی ہوں "
پھر بھی تنگ کرتے ہیں "صفوہ تقریباً چلاتے ہوئے بولی تھی،،،

وہ گوری رنگت پھولے گالوں گلابی ہونٹوں چھوٹی آنکھوں والی لڑکی تھی (اس کی آنکھیں چائینیز لوگوں کی آنکھوں جیسی تھی اس کو اکثر سبھی تنگ کیا کرتے تھے وہ ہسپتال میں تبدیل ہوگئی تھی اور اس بات سے وہ شدید چڑتی تھی اسے چائینیز کوریئن لوگ پسند نہیں تھے) اس کے لمبے کالے بال اس وقت ڈھیلے جوڑے میں بندھے تھی جو اب ڈھیلا ہوچکا تھا اور گر کر اس کی پیٹھ پے لٹک رہا تھا،،،

شاہ میر کی ہنستی آواز اس کو چڑا رہی تھی کال پے۔۔"اسی لیئے تو تمہیں اس وقت کالز کرتا ہوں "یقیناً اس نے جمائی لی تھی اسکی آواز سے ہی صفوہ کو اندازہ ہوگیا تھا،،،

ہاں جی جناب نیند میں ڈوبے ہیں لیکن میرا سکون برباد نہ کریں ان کو نیند کیسے آئے گی "
ہے نہ ؟؟؟ صفوہ نے اب اپنے روم میں لگی پچاس انچ کی ایل ای ڈی کی اسکرین ریموٹ
سے آف کی تھی اور پوری طرح شاہ میر کی طرف متوجہ ہوئی تھی،،،،

دوسری طرف شاہ میر پھر سے ہنسا تھا

"جب میں تنگ کرنے کے لیئے نہیں رہوں گا نہ تب بیگم کو پتہ چلے گا "

نجانے کیوں صفوہ اس بات پر تڑپ کے رہ گئی تھی

شاہ پلیز ززززز" وہ چیخی تھی"

www.novelsclubb.com

شاہ میر فوراً سے معزرت خواہ لہجے میں اپنی بات کی معافی مانگنے لگا" میں تو بس ویسے ہی کہہ
" رہا تھا اب آرمی میں جا کر زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں رہتا نہ

صفوہ کے ماتھے پر بل آ گئے تھی اس کی بات سن کے "تو آپ کونسا کوئی جنگ لڑنے جا رہے ہیں باتیں سنوان کی "صفوہ اب خفا ہو چکی تھی اور یہ بات شاہ میر اچھی طرح جانتا تھا لیکن وہ یہ بھی جانتا تھا صفوہ کیسے ناراضگی ختم کرے گی،،،،

اور اسی وقت شاہ میر کا موبائل وائبرٹ ہوا تھا" یہ وہ موبائل نہیں تھا جس پے وہ صفوہ سے بات کر رہا تھا یہ ایک ٹوٹی اسکرین والا سامسنگ کے پرانے ماڈل کا موبائل فون تھا،،، جس پے وہ صفوہ سے بات کر رہا تھا وہ ایپل کا موبائل تھا،،، وہ اپنے کام کے لیئے وہ پرانا موبائل فون استعمال کرتا تھا اور پرسنلی ایپل کا موبائل فون،،،،

www.novelsclubb.com

اسکرین پر ایک نمبر جگمگا رہا تھا جس پے صاف الفاظ میں نام درج کیا گیا تھا" ولن villain"

وہ صفوہ سے معزرت کرتا کال منقطع کر چکا تھا،،، دوسری طرف صفوہ ہیلو ہیلو کرتی رہ گئی تھی،،،،

عجیب آدمی ہے ہہہہہ "وہ ناک چڑاکہ بولی تھی۔۔ "

اس کے خیالوں کا تصور ازان کی آواز سے ٹوٹا تھا،،

کہیں دور سے آوازیں آرہی تھی،،،

www.novelsclubb.com

"حَیَّ عَلَی الفَلَاح حَیَّ عَلَی الفَلَاح "

اسے اچھی طرح یاد تھا شاہ میر اس کو کتنا سناتا تھا نماز نہ پڑھنے پر ایک دفع تو وہ با قاعدہ ناراض ہو گیا تھا اور تین دن تک صفوہ کی منتیں ترلے کرنے کے بعد بھی اسے بات نہیں کی تھی ،،،تب سے صفوہ نے نمازیں پڑھنا شروع کی تھی لیکن پھر بھی وہ کبھی کبھی چھوڑ دیتی تھی

۔۔۔اور اب ؟؟؟؟

اس نے اپنے آنسوں صاف کیئے تھے اور بیڈ سے اٹھی تھی اس نے اب وضو کرنا تھا اور نماز پڑھنی تھی اس کا دل کہیں اندر ہی اندر خون کہ آنسوں رو رہا تھا"شاہ اب تو میں ساری نمازیں بھی پڑھتی ہوں شاہ اب تو آجاؤ"

www.novelsclubb.com

ایوب شاہ سائرہ شاہ اور علیم شاہ آپس میں بہن بھائی تھے۔۔۔سب سے بڑے ایوب شاہ تھے جن کی بیگم کا نام نغمہ ایوب تھا۔۔

نغمہ اور ایوب کا ایک بیٹا اور دو بیٹیاں تھی ان کی سب سے بڑی اولاد طفیل ایوب شاہ تھا جس کی عمر چونیتس سال تھی جو انجینیئر تھا جس کی شادی کو سات برس ہو گئے تھے اس کی بیوی کا نام فاریہ اور بیٹے کا نام عالیان تھا جس کی عمر پانچ سال تھی،،،،

www.novelsclubb.com

دوسری بیٹی جس کا نام بہار تھا جس کی عمر ستائیس سال تھی وہ اپنے باپ کی طرح پروفیشنل وکیل بن چکی تھی لیکن انتہا کی سست تھی وہ بہار کے موسم میں پیدا ہوئی تھی اس لیئے اس کا نام بھی بہار رکھ دیا گیا تھا۔۔۔ کم از کم بہار کو تو اپنا نام نہیں پسند تھا

آخر کیا تک بنتی تھی یہ نام رکھنے کی ایسے تو صفوہ بھی سردیوں میں پیدا ہوئی تھی اس کا نام بھی سردی رکھ دیتے ناں لیکن نہیں یہ ظلم صرف اس پر ہونا تھا،،،

اور سب سے چھوٹی بیٹی صفوہ جس کی عمر چوبیس سال تھی جو ابھی اسلام آباد کی علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی میں ماس کمیونیکیشن کر رہی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

بہاراور طفیل کو کوئی بھی دیکھ لے تو یہی کہے کہ ہے بہن بھائی ہیں لیکن صفوہ کہیں سے بھی ان کی بہن نہیں لگتی تھی ان دونوں کے جہاں گھنگریالے بال تھے وہیں صفوہ کے سیدھے بال تھی جہاں ان دونوں کی آنکھیں بڑی تھیں وہیں صفوہ کی آنکھیں چھوٹی تھی

ایوب شاہ کے بعد ان کی بہن تھی سائرہ شاہ جن کے شوہر کا انتقال ہو چکا تھا جب ان کے بیٹے ابھی پڑھ رہے تھے اس لیئے انہیں اپنے بھائی اپنے گھر لے آئے تھے۔۔ سائرہ کا بڑا بیٹا خیام تھا جس کی عمر تیس سال تھی جو ایک بینک میں جاب کرتا تھا اچھا کماتا تھا۔۔۔ دوسرا بیٹا شاہ میر تھا جس کی عمر ستائیس سال تھی جو آرمی میں بڑے شوق سے گیا تھا اور بہترین پوسٹ پر اس کی جاب ہوئی تھی لیکن قسمت کو کچھ اور منظور تھا۔۔۔

سائرہ اور ایوب کا سب سے چھوٹا بھائی علیم شاہ جن کی بیگم کا نام کلثوم تھا جن کی ایک ہی بیٹی تھی نازلین اس کی عمر چھبیس سال تھی۔۔۔

شاہ میر جب اکیس سال کا تھا اس نے اپنی ماں سے صفوہ کے رشتے کی بات کی تھی اس کو وہ پیاری سی لڑکی کچھ زیادہ ہی پیاری لگتی تھی۔۔۔

وہ جانتا تھا ایوب ماموں کبھی اس رشتے سے انکار نہیں کریں گے لیکن پھر یہ خیال بھی آتا تھا کہ صفوہ سبھی چھوٹی ہے کیا معلوم انکار کر دیں صفوہ ابھی صرف اٹھارہ سال کی تھی اس کا کالج میں سیکنڈ ایئر تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

لیکن ہمت کر کے شاہ میر نے بات کر ڈالی جب سائرہ نے صفوہ کا رشتہ مانگا تو ماموں نے ہاں کر دی اور ان دونوں کی منگنی کہ بجائے ان کا نکاح کر دیا اس وقت شاہ میر کی پڑھائی چل رہی تھی وہ ایبٹ آباد رہتا تھا گھر کافی عرصے بعد آتا تھا۔۔۔

نکاح کے بعد صفوہ کے دل میں بھی شاہ میر کی محبت اترتی گئی اور شاہ میر کی محبت میں اضافہ ہوتا گیا،،،،،،

****

www.novelsclubb.com

وہ فلیٹ کے چھوٹے سے بنے لاؤنج میں نمازِ فجر ادا کر کے اب جائے نماز کو اپنی جگہ پر رکھ کر اپنے کمرے کی طرف جا رہا تھا لیکن پھر اچانک ایک خیال آیا اور وہ دوسرے کمرے کی جانب چل دیا جہاں ایک زندہ وجود مردوں کی صورت میں سو رہا تھا۔۔۔

اس نے اپنے پاؤں سے چپل اتاری اور بستر پر پڑے اس زندہ لاش کو ماری چپل لگنے پر وہ ہڑ بڑا کر اٹھا تھا نیند سے پھر زور سے چیخا تھا

"رایددددددددد" Raayed "

میں نے کتنی دفع کہا ہے کہ نمازیں پڑھ کہ اپنے گناہوں کی معافی مانگا کرو لیکن تم؟؟؟؟ "

رایداس کی فضول چیخ کا اثر لیئے بغیر بولا

www.novelsclubb.com

جانی اپنادرجہ جہنم میں سب سے بلند ہو گا اس لیئے معافی کی کوئی گنجائش ہی نہیں بنتی "وہ " یہ کہہ کر ایک جمائی لیتا ہے۔۔۔

رایداب اس کے قریب آیا تھا اور اس کے بیڈ کے سامنے کھڑا ہو گیا تھا۔۔

"بادام جب شکل اچھی نہ ہو تو بات ہی اچھی کر لیا کرو"

بادام کا دماغ خراب ہو گیا تھا یہ نام سن کے_"ابے؟؟؟ چلو ٹھیک ہے مان لیا تجھے بادام کچھ ___ زیادہ ہی پسند ہیں لیکن اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ میرا نام رکھ لو اور ویسے بھی مسٹر

www.novelsclubb.com

وہ کچھ کہنے ہی لگا تھا کہ راید نے اس کو بولنے سے روک دیا راید جانتا تھا وہ کیا کہنے جا رہا ہے اور وہ نہیں چاہتا تھا کہ بادام اب ایسا کچھ بولے،،،،

اٹھ کر نماز پڑھو ساڑھے پانچ بج چکے ہیں اور فٹ سات بجے ہمیں ایک اہم کام کرنا ہے " میں ایک سیکنڈ بھی لیٹ برداشت نہیں کروں گا" راید وارن کر کے کمرے سے باہر نکلنے لگا تھا جب بادام کی نیند سے بھاری ہوتی آواز میں کہی گئی بات نے اس کے قدم زنجیر کر دیئے تھے __

تم فجر کی نماز میں صفوہ کی خوشیاں مانگتے ہو؟؟؟

www.novelsclubb.com

راید جب پلٹا تھا تو بادام دیکھ چکا تھا اس کی آنکھوں میں نمی تھی

ہاں کیونکہ میں جان گیا ہوں وہ میری نہیں ہو سکتی" اسے پہلے بادام کچھ اور کہتا راید نے " ہاتھ اٹھا کہ کہا" وہ شاہ میر شاہ کے عشق میں گرفتار لڑکی اور میں ٹھہرا ایک کرائے کا قاتل "

ابھی بھی وقت ہے پلٹ جاؤ واپس،،، ورنہ جس لڑکی سے تم شدید محبت کرتے ہو وہ " " لڑکی تم سے شدید نفرت کرے گی

بادام اپنی جگہ سے اٹھا تھا اور نرم قالین پے چلتا ہوا راید کے سامنے آ کھڑا ہوا تھا اس کے دونوں کاندھوں پر اپنے ہاتھ مظبوطی سے جمائے تھے۔۔ راید نے اس کے دائیں ہاتھ پر اپنا دایاں ہاتھ رکھا تھا

www.novelsclubb.com

" ساری کشتیاں جلا کے آیا ہوں بادام واپسی کا کوئی راستہ نہیں "

یہ راستہ تم نے خود چنا ہے اور اس کی منزل موت ہے تم جانتے ہو یہ بات" بادام کو اپنے " سامنے کھڑے اس مرد پر افسوس ہو رہا تھا اس وقت

میں تو مر چکا اب کیا مروں گا؟؟ ایک انسان کو موت صرف ایک ہی بار اپنی گرفت میں " لے سکتی ہے "

راید کا دل اس وقت تڑپ رہا تھا اور تڑپ بھی ایسی شدید جسے کوئی چیز نہیں مٹا سکتی تھی

—

www.novelsclubb.com

" میری دعا ہے تمہیں تمہاری محبت کے ساتھ تمام خوشیاں نصیب ہوں "

____ بادام نے سچے دل سے اس کو دعا دی تھی

اور رائد آمین بھی نہیں کہہ سکا تھا

پانچ بج کر سینتالیس ہو چکے ہیں نماز پڑھو اور سات بجے مجھے تم تیار چاہیے ہو دوبارہ "
" سونے کی غلطی مت کرنا

www.novelsclubb.com

رائد اس کو خبردار کرتا باہر نکل گیا تھا تھوڑی دیر پہلے جو رائد اس کے سامنے کھڑا اپنے دل کا حال احوال بیان کر رہا تھا وہ اب کہیں بھی نہیں تھا وہ ایسا ہی تھا پل میں خود کو موم کر دیتا اور پل میں پتھر کر دیتا لیکن بادام جانتا تھا اس کے دل کی تڑپ اس کی محبت کی شدت اس کا

تہجدوں میں اپنی محبت کے لیئے دعائیں مانگنا اس کی لکھی گئی شاعری اس کا اللہ کے سامنے رونا،،،

بادام نے اپنی پلکوں پر آیا پانی کا قطرہ اپنی انگلی شہادت کے کونے سے صاف کیا اور وضو کرنے چل دیا

******

www.novelsclubb.com

وہ اس وقت پین ہاتھ میں پکڑے وہی الفاظ اپنی ڈائری پر درج کر رہی تھی جو شاہ میر نے اس کے خواب میں کہے تھے اور وہ ڈر کے اٹھی تھی نیند سے،،،،

صفوہ ایک ویران جگہ جنگل میں چلتی جارہی تھی اور وہ جنگل اوپر کی طرف جارہا تھا ایک لمبا گھنا جنگل ایسے جنگلات پاکستان میں تو نہیں ہوتے ہونگے وہ چلتی گئی بہت دیر تک اس کو نہیں پتا تھا وہ کہاں جارہی ہے کیوں جارہی ہے لیکن بس وہ چلتی گئی اور پھر ایک جگہ پے آکے وہ رکتی ہے یہ جنگل کا اختتام تھا اس کو سامنے ایک شخص نظر آتا ہے اس کی صفوہ کی طرف پیٹھ ہوتی ہے اور اس شخص کے سامنے ایک گہری کھائی ہوتی ہے وہ اسی کی طرف دیکھ رہا ہوتا ہے۔۔ سفید ٹی شرٹ اور ٹراؤزر میں ملبوس وہ شخص شاید خود کشی کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

ک-ک کون ہو تم ؟؟؟صفوہ لڑکھڑاتی آواز میں اس آدمی کو پکارتی ہے وہ خوف سے تھر تھر کانپ رہی ہوتی ہے جب وہ شخص اس کی طرف مڑتا ہے صفوہ اپنا خوف وہ جنگل وہ گہری کھائی سب بھول جاتی ہے اس کے لبوں سے اس کا نام ادا ہوتا ہے

شاہ؟؟؟ "

شاہ میر کے لب نہیں ہل رہے ہوتے لیکن اس کی آواز صفوہ کے کانوں تک پہنچ جاتی ہے

www.novelsclubb.com

ایک مدت سے تم نے پکارا نہیں مجھ کو،،، "

" ایسے لگتا ہے جیسے میرا نام نہیں ہے کوئی

____ اور وہ اپنا رُخ دوبارہ سے اسی کھائی کی طرف موڑ لیتا ہے اور اسی میں کود جاتا ہے

صفوہ کی زوردار چیخ اس خاموش جنگل کو ہِلا دیتی ہے،،،

شاہ میر رررررررررررر

وہ اپنے خواب کو جھٹک کہ اب حقیقت کی دنیا میں واپس آئی تھی اور وہی الفاظ ڈائری کے سفید کورے کاغذ پر درج کیئے

ایک مدت سے تم نے پکارا نہیں مجھ کو، "

www.novelsclubb.com

" ایسے لگتا ہے جیسے میرا نام نہیں ہے کوئی

ایک آنسوں کا قطرہ اسی کاغذ پر گر کر جذب ہو گیا تھا،،،

میں تم کو پکارتی ہوں شاہ میں تم کو پکارتی ہوں تم کیوں نہیں آتے ؟؟ تم تو خواب میں بھی "

" مجھے چھوڑ کر چلے جاتے ہو شاہ

اس کی نظر اپنے موبائل فون پر گئی تھی جہاں "ازینہ" کے نام سے کال آ رہی تھی

www.novelsclubb.com

اس نے فوراً اپنی آنکھوں سے آنسو صاف کیئے تھے اور کال وصول کی تھی

دوسری طرف سے ازینہ کی آواز اس کے موبائل میں گونجی تھی اسپیکر آف تھا لیکن کمرے میں موت سی خاموشی چھائی ہوئی تھی،، اگر یہاں کوئی دوسرا انسان بیٹھا ہوتا تو وہ یقیناً ازینہ کی آواز سن سکتا تھا

یونی آرہی ہو آج؟؟ "

ہاں آرہی ہوں "صفوہ نے سادہ سا جواب دیا اور خاموش ہو گئی۔۔۔ "

کافی دن سے صفوہ کو یہ خواب ڈرا رہے تھے پہلے وہ ڈر جاتی تھی جس وجہ سے بخار نے اس کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا لیکن اب وہ پہلے کی طرح نہیں ڈرتی تھی عادی ہو چکی تھی ان خوابوں کی لیکن آج پھر وہ بری طرح ڈر گئی تھی لیکن اب یونی سے چھٹی کرنا کسی قیمت پر وہ برداشت نہیں کر سکتی تھی اس لیئے یہ ساری باتیں دماغ سے نکال کر اس کو عام انداز اپنانا کہ یونیورسٹی جانا تھا،،،،

www.novelsclubb.com

تم تو رہی ہو ؟؟؟ازینہ کی آواز پے وہ چونکی تھی

نہیں تو؟اس نے فوراً بات سنبھالی لیکن ازینہ بھانپ گئی تھی وہ رو رہی ہے آپ چاہ کر بھی اپنے دل کے قریبی دوستوں سے باتیں نہیں چھپا سکتے

آج پھر وہی خواب آیا تھا مجھے ازینہ ،شاہ آج پھر مجھے چھوڑ کر چلا گیا یار میرا دل ہی نہیں مانتا کہ شاہ زندہ نہیں ہے مجھے نجانے کیوں ایسا لگتا ہے کہ شاہ زندہ ہے اور وہ آجائے گا میرے پاس "

www.novelsclubb.com

وہ ابھی آگے بھی بولتی لیکن ازینہ نے اسے ٹوک دیا "صفوہ یار تم یہ سب سوچ کے خود کو برباد کر رہی ہو ایسے تم کبھی آگے نہیں بڑھ سکو گی؟؟؟ تم شاہ میر کی یادوں کو دل و دماغ سے نکالنے کے بجائے ان میں اور جکڑتی جا رہی ہو؟؟؟

میں شاہ میر کو بھول کر کبھی کسی اور کے بارے میں نہیں سوچ سکتی کبھی نہیں" یہ کہہ کر صفوہ نے کال منقطع کی تھی

اور اپنا سر اپنے دونوں ہاتھوں میں گرا لیا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

دوسری طرف ازینہ کی انگلیاں ایک "راعق" نامی انباکس میں ٹائپ کر رہی تھی "میری ابھی بات ہوئی ہے صفوہ سے تفصیل میں مل کر دوں گی

******

بادام اپنے کمرے سے تیار باہر نکلا تھا وائیٹ ٹی شرٹ میں ملبوس اس پے بلیک کوٹ پہنے، پھٹی ہوئی جینز میں جو دونوں اطراف کے گھٹنوں سے پھٹی ہوئی تھی،،،اور دائیں جانب سے گھٹنے سے تھوڑا نیچے جا کر دوبارہ سے پھٹی ہوئی تھی بال جیل سے سیٹ کیئے ہوئے تھے

پیچھے کی جانب،،اس کے چہرے پر سیاہ بند نا رومال کو ماسک کے طور پر لپیٹا گیا تھا،،،اس کے چہرے کا نچلا حصہ نظر نہیں آتا تھا صرف کالی آنکھیں اور ماتھا نظر آتا تھا،،،

تم دو منٹ پچپیس سیکنڈ لیٹ ہو"اس کے کمرے کے دروازے کے سامنے ہی راید کھڑا " تھا سوٹ میں تیار ہو کر،،،

ہیں؟؟؟ بادام کے منہ سے بس یہ لفظ نکلے تھے اور وہ ادھ کھلا منہ لیئے راید کو دیکھتا رہا"

بھائی کسی کے ولیمے پر نہیں جانا اہم مہم پر جانا ہے"راید کو اس طرح تیار دیکھ کر بادام کو " بلکل اچھا نہیں لگا تھا

www.novelsclubb.com

" یہ تمہارا مسئلہ نہیں ہے اپنے کام سے کام رکھو "

راید کی بات کے جواب میں بادام کچھ کہنے لگا تھا لیکن اس کی گہری نیلی آنکھیں جو سمندر کی گہرائی رکھتی تھی ان کو دیکھ کر خاموش ہو گیا۔۔۔وہ جانتا تھا راید اس وقت اس کا دوست نہیں ہے،،،

"بادام اپنا دایاں ہاتھ ماتھے پر لے گیا اور پاؤں کو زور سے زمین پر مار کے بولا "یس سر

اب راید آگے تھا اور بادام اس کے پیچھے راید نے پیچھے کی طرف ایک پستول اچھالا تھا (یہ وہ پستول تھا جس میں سے گولی خاموشی سے چلائی جا سکتی تھی اس پستول سے گولی چلاتے وقت کوئی آواز نہیں نکلتی تھی شاید آپ نہیں جانتے اس پستول کو پی ایس ایس کہا جاتا ہے پی ایس ایس ریکوئل سے چل رہا ہے۔اس میں خاموش آپریشن کے لیے پستول کے ڈیزائن کو مد نظر رکھتے ہوئے خاموشی سے کام کرنے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے۔دیگر

www.novelsclubb.com

عام طور پر روایتی کنونشنز کی پیروی کرتا ہے، سوائے سلائیڈ کی PSS معاملات میں، گائیڈ راڈ کے، جو بیرل کے اوپر اور پستول کے فریم پر گائیڈ ریلوں کے بجائے واقع ہوتی ہے. پی ایس ایس کو سوویت خصوصی افواج اور خفیہ پولیس کو ایک مکمل طور پر خاموش اختیار دینے کے لئے مکمل طور پر خاموش اختیار دینے کے لئے تیار کیا گیا تھا. ہتھیار اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے اندرونی پسٹن کے ساتھ ایک خصوصی کارتوس کا استعمال کرتا ہے. دوسری صورت میں، یہ ایک سادہ سادہ ڈبل ایکشن پستول ہے.)

بادام نے وہ پستول ایک ہاتھ سے جھپٹ لیا تھا اور اپنے کوٹ کی اندرونی جیب میں ڈال دیا تھا،،،

www.novelsclubb.com

ابھی وہ دروازے تک پہنچنے ہی تھے کہ دروازہ کسی نے اپنی انگلی کے کونے سے بجایا تھا راید نے بادام کو پیچھے کی طرف رہنے کا اشارہ کیا اور خود پستول نکال کر آرام سے چلتا ہوا اس دروازے تک گیا راید نے ہوشیاری سے دروازہ کھولا تھا پیچھے کھڑا بادام ایک لمحے کی دیر

کیئے بغیر سامنے کھڑے آدمی کی گردن اپنی بازو میں دبوچ چکا تھا جسے ایک لمحے میں اس آدمی نے واپس آزاد کروا دیا تھا اپنی گردن کو،،،،

اگر دیر نہ ہو رہی ہوتی تو یقیناً رائد ایک مکہ جھڑ دیتا بادام کے منہ پر لیکن انہیں نکلنا تھا بادام نہ سمجھی سے ان دونوں کو دیکھ رہا تھا اب رائد اپنے سامنے کھڑے لڑکے کی طرف متوجہ ہوا تھا

تیمور آر یو ریڈی؟؟؟

"تیمور نے اپنے سر کو خم دیا تھا" یس سر

www.novelsclubb.com

اب بادام کو اپنی زندگی مشکل میں پڑتی نظر آرہی تھی "اچھا تو یہ تیمور تھا لیکن میک اپ ماسک میں تھا اسی لیئے وہ پہچان نہیں سکا تیمور کو "اب رائد اس کی جان لے لے گا_اس کو اپنے دوست اور دشمن کی پہچان کرنا نہیں آرہی تھی وہ آگے کیا کرے گا،،،

بادام اب بات سنبھالتے ہوئے تیمور کے کاندھے پے اپنا بازو پھیلا چکا تھا" تیمور جانی کیسے ہو میرے جگر؟؟ بادام نے فوراً سے اپنے چہرے پے زبردستی کی مسکراہٹ سجائی تھی،،،

تیمور نے اس کا بازو جھٹکا اور رائد کے چلتے ہی اس کے پیچھے چل دیا،،،

www.novelsclubb.com

"اور اب کیا ہونے والا تھا یہ بادام جانتا تھا" وہ دل ہی دل میں آل تو جلال تو کا ورد کرنے لگا

بادام؟؟؟؟رایدکی آواز پے وہ چونک گیا تھا،،،

رایداور تیمور اسے کافی آگے نکل چکے تھے اب وہ جلدی سے ان کے پیچھے لپکا تھا،،،

****

www.novelsclubb.com

ایوب شاہ اور علیم شاہ کا گھر دو پورشنز میں بٹا ہوا تھا ایک حصہ نیچے تھا اور ایک اوپر،،،،

نیچے والے حصے میں ایوب شاہ اور اس کی آل اولاد رہتی تھیں اور اوپری حصے میں علیم شاہ اور سائرہ شاہ اور ان کی اولاد۔۔۔ علیم شاہ کی ایک ہی بیٹی تھی نازلین اور سائرہ شاہ کے دو بیٹے تھی خیام اور شاہ میر،،، خیام اپنی ماں کے ساتھ رہتا تھا اور شاہ میر کی یہاں صرف یادیں تھی اب۔۔۔

صفوہ یونیورسٹی کے لیئے تیار ہو کر اپنے کمرے سے باہر آئی تھی،،، بابا ناشتہ کر کے اخبار پڑھ رہے تھے یقیناً بہار کا انتظار کر رہے ہونگے،،، وہ دونوں ساتھ کام پر جایا کرتے تھے طفیل بھائی جا چکے تھے امی اوپر کلثوم چچی اور سائرہ پھوپھو کے پاس گئی ہوئی تھی شاہ میر کی موت کے بعد سائرہ پھوپھو نے گھر سے نکلنا بند ہی کر دیا تھا یہاں نیچے بھی وہ بہت کم آیا کرتی تھی،،، صفوہ پہلے دن میں اوپر نیچے کے سو چکر لگاتی ہو گی لیکن شاہ میر کے بعد اوپر جا کے

www.novelsclubb.com

اس کا دم گھٹتا تھا، شاہ میر کے ساتھ اس کا صرف نکاح ہی ہوا تھا رخصتی ایک سال بعد ہونی تھی لیکن دونوں کی ایک دوسرے سے محبت سے ہر کوئی واقف تھا اس کو شاہ میر کے نام سے سب چھیڑا کرتے تھی بہار، نازلین، فاریہ بھابھی،،،، لیکن خیر___ قسمت کو کچھ اور منظور تھا،،،

شاہ میر کی موت کے بعد صفوہ نے جینا ہی چھوڑ دیا تھا بڑی مشکل سے وہ زندگی کی طرف لوٹ رہی تھی،،، شاید وہ کبھی نہ لوٹ پاتی اگر گھر والے اتنے جتن نہ کرتے،،،،

www.novelsclubb.com

لیکن اب پھر ان خوابوں نے اس کو دو سال پہلے لا کھڑا کر دیا تھا،،،

صفوہ کی نظر عالیان پر پڑی جو موٹو موٹو سا پانچ سال کا پیارا سا بچہ تھا۔۔اس وقت وہ بریڈ ہاتھ میں لیئے چمچ بھر بھر کر اس پر جیم لگائے جا رہا تھا صفوہ نے آگے بڑھ کر جیم کی ڈبی اس کے سامنے سے ہٹا دی۔۔۔

"عالی آپ پہلے ہی بہت لگا چکے ہو اب پہلے اس کو کھاؤ "

"عالیان نے آنکھیں ٹمٹماتے ہوئے صفوہ کو دیکھا" پھوپھو میں اسکول نہیں جاؤں گا

عالیان تیار ہو کر بیٹھا تھا اسکول یونیفارم میں یقیناً فاریہ بھابھی نے زبردستی اسکو تیار کیا تھا ،،،آج جو تھا دن تھا عالیان کے اسکول کا،،،وہ اب تک زبردستی ہی بھیجا جا رہا تھا خوشی سے نہیں گیا تھا،،،

www.novelsclubb.com

صفوہ کو بے اختیار اس پر پیار آیا وہ اس کے برابر والی کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی اور عالیان کو گلے لگالیا،،،

" اسکول تا جانا پڑے گا میرے بے بی کو "اب صفوہ نے عالیان کی طرف دیکھ کر اس کی طرح معصوم شکل بنائی تھی،،،

پیچھے سے فاریہ بھابھی کی آواز آئی "اللہ،، صفوہ یے پہلے ہی اسکول جانے کے لیئے تیار نہیں " تم لاڈ کروگی تو بلکل سر پر چڑھ جائے گا

www.novelsclubb.com

اسکول تو یے ہر حال میں جائے گا" صفوہ غصیلی شکل بنا کر عالیان کی طرف مڑی تھی "

دوبارہ سے،،،

عالیان اب اپنی کرسی سے اٹھا اور باری باری اپنی ماں اور پھوپھو کا چہرہ دیکھا "میں نے یو ٹوب (یوٹیوب کو وہ یوٹوب کہہ رہا تھا) پر ایک وڈیو دیکھی تھی اس میں انکل بلکل سیح کہہ رہے تھے پھوپھو ہوتی ظالم ہیں،،،،

اس بات پر صفوہ اور فاریہ کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا تھا،،،،

www.novelsclubb.com

" بھابھی میں بتا رہی ہوں موبائل کو اس سے دور رکھیں ورنہ بچہ ہاتھ سے نکل جائے گا "

ایوب صاحب نے بے اختیار قہقہہ مارا تھا،،

" بیٹا موبائل فاریہ نے نہیں تم نے دیا ہے اس کو"

وہ کہہ تو بلکل درست رہے تھے موبائل عالیان کے ہاتھ میں سب سے پہلے صفوہ نے _ _ دیا تھا سبھی کہتے تھے مت دو بگڑ جائے گا لیکن صفوہ اور عالیان نے کسی کی نہیں سنی

بلکل سحیح کہہ رہے ہیں بابا" فاریہ نے بھی ایوب صاحب کا ساتھ دیا "

www.novelsclubb.com

اب صفوہ اپنے ناشتے کی طرف متوجہ ہوئی تھی،،،

بہار اب بلیک کوٹ میں تیار باہر آگئی تھی بابا بھی اٹھ گئے تھے اپنی جگہ سے اور وہ دونوں چل دیئے۔۔۔

جاتے جاتے صفوہ کی گال پے ایک بوسہ دے گئی تھی بہار پہلے تو صفوہ کو اس اچانک آنے والے پیار کی سمجھ نہیں آئی لیکن پھر اس کے دماغ میں ایک جھماکہ سا ہوا اس نے فوراً اپنے موبائل کا فرنٹ کیمرہ آن کیا اس میں اس کی شکل نظر آرہی تھی اور اس کی بائیں گال پے بلیکش ڈارک کلر کی لپ اسٹک کا نشان بنا ہوا تھا،،،

www.novelsclubb.com

گندی ی ی ی" یہ کہہ کر صفوہ ناشتہ چھوڑ کر اپنے کمرے کی طرف بھاگی تھی عالیان کی اسکول وین کا ہارن بج رہا تھا فاریہ اس کو چھوڑنے باہر گیٹ تک چلی گئی

****

:) اور یہیں پہلی قسط کا اختتام ہوتا ہے،،،امید ہے آپ سب کو بہت اچھی لگی ہو گی

www.novelsclubb.com